استاذ القراء قاری محمد یعقوب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

محمد عبدالرحمٰن جامی

عالمی شہرت یافتہ استاذ القراء قاری محمد یعقوب نقشبندی ۲۵؍ اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز جمعرات ۷۲ سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ایک بیوہ، پانچ بیٹے اور سات بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ قاری محمد یعقوب نقشبندی ۱۹۴۰ء میں ولی کامل حضرت مولانا حافظ محمد موسیٰ نقشبندی علی پوری حال جلال پوری کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی تقریباً ۸ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا۔ ۱۹۵۶ء میں والد ماجد کے انتقال کے بعد دوسرے مدارس میں تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ حضرت حافظ محمد موسیٰ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص مولانا غلام دستگیر دونوں بھائیوں قاری محمد یعقوب نقشبندی اور قاری محمد اسمٰعیل نقشبندی کو شیخ العرب والعجم استاذ القراء قاری عبدالوہاب المکی ابن عوف کی خدمت میں لاہور لے گئے اور تجوید وقراءت کی تعلیم کے لیے داخل کرا دیا۔ اس زمانہ میں عرب کے قاری شیخ عبدالوہاب المکی کا بہت شہرہ تھا۔ جو قیام پاکستان کے زمانہ میں بغرض تجارت ہند میں قیام پذیر تھے۔ قاری صاحب نے پاکستان کو اپنا گھر بنانے کا ارادہ فرما لیا۔ کچھ وقت خیر پور میرس اور کراچی میں گزارنے کے بعد لاہور کو اپنا مسکن بنایا۔ علمِ تجوید وقراءت کی اشاعت وترویج کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ دونوں بھائیوں نے قاری عبدالوہاب المکی رحمہ اللہ کے ہاں ۸ سال کے عرصہ میں قراءت کے نصاب اور سعودی نصاب کے علوم درجہ کتب مکمل کیے۔ علم تجوید وقراءت کی تکمیل کے بعد دونوں بھائی جامعہ موسویہ پرانا شجاع آباد روڈ بلال چوک ملتان میں تعلیم دینے لگے، قاری محمد اسمٰعیل نقشبندی نے جامعہ موسویہ کا اہتمام سنبھالا اور قاری محمد یعقوب نقشبندی معلم ومدرس قرار پائے۔ انہی ایّام میں جلال پور پیروالا میں مدرسہ عربیہ نقشبندیہ موسویہ کی ویرانی دیکھ کر ہمارے بزرگ، حضرت حاجی قاری محمد اسمٰعیل صاحب نقشبندی کو منت سماجت کر کے جلال پور لے آئے۔ قاری صاحب نے یہاں پر حافظ محمد صدیق نقشبندی کے ہمراہ درس وتدریس کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ جو تا زندگی قائم رہا۔ انہی ایام میں ملتان شہر میں محکمہ اوقاف کی طرف سے محافل حسن قراءت کا سلسلہ شروع ہوا۔ ملتان میں ہونے والی ان محافل میں ان کی شرکت لازمی ہوتی۔ کبھی کبھار حضرت الاستاذ شیخ عبدالوہاب المکی بھی تشریف لاتے۔ یہ محافل اکثر وبیشتر قلعہ کہنہ قاسم باغ یا چوک نواں شہر کے قریب میدان میں ہوتی تھیں۔

ریڈیو پاکستان ملتان میں حسنِ قراءت کا مقابلہ ہوا۔ آواز کا بھی مقابلہ ہوا۔ قاری محمد یعقوب نقشبندی اوّل قرار پائے۔ اور بی بی سے منسلک ہوئے یہ زمانہ ۱۹۷۰ء کا تھا۔ تقریباً دس سال ریڈیو پاکستان ملتان پر کلام مجید کی تلاوت کی پھر آپ کا تبادلہ ریڈیو پاکستان بہاول پور کر دیا گیا۔ اسی زمانہ میں ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلی ویژن نے حسن قراءت کے سالانہ مقابلوں کا اہتمام شروع کیا۔ قاری صاحب مقابلوں میں شرکت کرتے رہے اور اپنا اعزاز پاتے رہے۔ بھارت میں حسنِ قراءت کا عالمی مقابلہ ہوا۔ اس میں پاکستان کی نمائندگی کی۔ اور تیسرا عالمی انعام حاصل کیا۔ جو پاکستان کے لیے ایک بڑا اعزاز تھا۔

بھارت کے دورہ سے واپسی پر ریڈیو پاکستان بہاول پور نے ان کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔ راقم ہمراہ تھا جس میں قاری

محمد یعقوب نقشبندی نے اپنے دورہ کی تفصیل سناتے ہوئے کہا کہ یہ مقابلہ نئی دہلی کے سرکاری ہال ''وگیان بھاون'' میں منعقد ہوا۔ اس مقابلے میں پاکستان کی نمائندگی کے لیے اُن (قاری محمد یعقوب نقشبندی) کے علاوہ قاری عبدالجبار صاحب کو پشاور سے منتخب کیا گیا۔ اس مقابلہ میں تیرہ اسلامی ممالک نے حصہ لیا۔ یہ مقابلہ دو دن تک جاری رہا جس میں ۲۶ قراء نے حصہ لیا۔ دوسری شب تقسیم انعامات میں مہمان خصوصی بھارت کے نائب صدر مسٹر ہدایت اللہ تھے، ججوں کے پینل کے مطابق شام کے قاری اوّل، ترکی کے قاری دوم اور لیبیاء، پاکستان کے قراء حضرات سوم رہے اور مساوی نمبر حاصل کیے۔ اوّل آنے والے قاری صاحب کو بھارتی سکہ کے مطابق پندرہ ہزار روپے دوم آنے والے حضرات کو دس ہزار روپے کا انعام مع توصیفی سند دیا گیا۔ تیسرے نمبر پر آنے والے قراء حضرات کی تعداد جب دو ہوگئی تو صدر تقریب جو ایک خاتون وزیر تھی نے اعلان کیا کہ پانچ پانچ ہزار روپے کی انعام کی رقم دونوں قراء کو یعنی پاکستان اور لیبیاء کے قراء کو نصف نصف نہیں کریں گی بلکہ جیب سے دوسرے قاری صاحب کو پانچ ہزار روپے کا انعام دیں گی لیکن تقسیم انعام کے وقت تقریب کے مہمان نائب صدر مسٹر ہدایت اللہ نے یہ اعلان کیا کہ حکومت خود دونوں قراء کو انعام دے گی جس کا سامعین نے پر جوش خیر مقدم کیا۔ قاری صاحب نے بتایا کہ اس مقابلے میں بھارتی مسلمانوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی، جب میرا نام سوم آیا اور انعام کا حق دار بنایا گیا تو بھارتی مسلمان بہت خوش ہوئے اور گرم جوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے مبارک باد پیش کرتے رہے۔ اسی طرح قاری محمد یعقوب نقشبندی نے قومی اور بین الاقوامی حسنِ قراءت کے مقابلوں میں حصہ لیا اور کامیابیاں حاصل کیں۔ ایرانی انقلاب کی پہلی سالگرہ پر پاکستانی وفد کے ہمراہ ایران بھی تشریف لے گئے۔

اللہ کے فضل و کرم سے متعدد بار حج کی سعادت حاصل کی اور بے شمار عمرے ادا کیے۔ آپ نے پوری زندگی دارالعلوم موسویہ نقشبندیہ جلال پور پیروالا کے لیے وقف کر دی، تدریس کے ایام میں مسجد اور مدرسہ کی تعمیر کے لیے بیرون شہر جانا ہوتا تھا۔ راقم الحروف (عبدالرحمٰن جامی نقشبندی) ان کے ساتھ۔ پنڈ عیدن، جھنگ، چنیوٹ، لاہور، اُچ شریف اور ترنڈہ محمد پناہ کے علاوہ ہمہ وقت رفیقِ سفر رہا۔ جب آپ حج وعمرہ کی سعادت کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو مسجد و مدرسہ کا نظم و نسق راقم الحروف کے سپرد کر جاتے تھے اس ذمے داری کو سونپنے کے حوالے سے ان کے سعودی عرب سے لکھے ہوئے خطوط اور ادارہ کی روئیدادیں میرے پاس محفوظ ہیں۔ جامع مسجد نقشبندی موسوی کے سنگِ بنیاد کے لیے حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کو دعوت دی، شیخ درخواستیؒ تشریف لائے تو رات کو ۲ بجے سنگ بنیاد رکھا۔ جو ان کی یادگار ہے۔ قاری صاحب نے حضرت شیخ مولانا محمد عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو کر سلوک کے اسباق پڑھے پھر ان کی وفات کے بعد شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب (خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف) سے تجدید بیعت کر لی۔ حضرت قاری محمد یعقوب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں خطاب کے لیے جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا کرتے تھے۔ ابنِ امیرِ شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لاتے اور اُن کے انتقال کے بعد حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ کو ہمیشہ خطاب کے لیے دعوت دیتے اور حضرت کا بیان ہوتا۔ انہیں علما حق، خصوصاً حضرت امیر شریعت اور اُن کے خانوادے سے بہت محبت تھی جس کا وہ برملا اظہار فرماتے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے، اُن کی اولاد کو ہر قسم کے شر و حسد سے محفوظ رکھے اور اُن کی یادگار مدرسہ کو آباد رکھے اور اُن کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ (آمین)